جنگ صفین میں شہید ہونے والے صحابہ کے نام :

رسول خدا صلي الله عليه وآله کے **اصحاب** کے درمیان ہونے والی جنگوں میں سے ایک جنگ صفین ہے۔

اس جنگ میں رسول خدا صلي الله عليه وآله کے بہت سے اصحاب شہید ہوئے اور یہی ان کی شہادت اس جنگ میں ط**رفین کے حق اور باطل ہونے کا فیصلہ بھی کرتی ہے** اور یہ بتاتی ہے کہ اس جنگ کونسا گروہ حق پر تھا کونسا باطل پر۔ ان اصحاب میں سے حضرت عمار یاسر بھی موجود تھے کہ جنھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے حق و باطل جاننے کاپیمانہ قرار دیا تھا۔

ابن جوزی کے کے نقل کے مطابق اس جنگ میں کم سے کم حضرت علی علیہ السلام کے لشکر میں سے 25 بدری صحابہ شہادت پر فائز ہوئے

وقتل بصفين سبعون ألفا خمسة وأربعون ألفا من أهل الشام وخمسة وعشرون ألفا من أهل العراق منهم خمسة وعشرون بدريا.

جنگ صفین 70 ہزار افراد قتل ہوئے جن میں 45 ہزار اہل شام کے تھے اور 25 ہزار افراد اہل عراق کے قتل ہوئے اور ان میں سے 25 افراد بدری صحابہ تھے ۔

ابن الجوزي الحنبلي، جمال الدين ابوالفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد (متوفاى 597 هـ)، المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ج 5، ص120 ، ناشر: دار صادر - بيروت، الطبعة: الأولى، 1358.

25 بدر صحابہ کا خود صحابہ کے ہاتھ قتل کر ہوجانا اہل سنت کے تمام عقائد میں زلزلہ برپا کردیتا ہے .کیسے ہو سکتا ہے کہ بدری صحابہ کے قاتل عادل و عدول بن جائے اور اللہ ہمیشہ ان سے راضی رہے ؟

ہم ان میں سے بعض افراد کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

عمار یاسر:

عمار بن یاسر ان افراد میں سے جنھوں نے دل و جان سے اسلام قبول کیا اور اپنی زندگی کے آخری روز تک رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کیا یہ وہی ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فتنوں کے ایام میں حق اور باطل جاننے کا پیمانہ قرار دیا تھا

اہل سنت کے عالم طبرانی لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبد اللَّهِ الْحَضْرَمِی ثنا ضِرَارُ بن صُرَدٍ ثنا عَلِی بن هَاشِمٍ عن عَمَّارٍ الدُّهْنِی عن سَالِمِ بن أبی الْجَعْدِ عن عَلْقَمَةَ عن عبد اللَّهِ عَنِ النبی صلی اللَّهُ علیه وسلم قال:

إذا اخْتَلَفَ الناسُ کان بنُ سُمَیَّةَ مع الْحَقِّ.

عبد اللہ بن مسعود نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے نقل کیا ہے کہ جب بھی لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگے تو سمیہ کا فرزند[عمار] حق پر ہوگا۔

الطبراني، ابوالقاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفای360هـ)، المعجم الكبير، ج10، ص95، ح10071، تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي، ناشر: مكتبة الزهراء - الموصل، الطبعة: الثانية، 1404هـ – 1983م.

حاکم نیشابوری نے المستدرك علی الصحیحین میں لکھا ہے:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِى بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِى بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِى، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِى، أَنْبَأَ إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُسْلِمٍ الأَعْوَرِ، عَنْ خَالِدٍ الْعُرَنِى، قَالَ:

دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِى عَلَى حُذَيْفَةَ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ؟

قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «دُورُوا مَعَ كِتَابِ اللَّهِ حَيْثُ مَا دَارَ» فَقُلْنَا: فَإِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَمَعَ مَنْ نَكُونُ؟ فَقَالَ: «انْظُرُوا الْفِئَةَ الَّتِى فِيهَا ابْنُ سُمَيَّةَ فَالْزَمُوهَا، فَإِنَّهُ يَدُورُ مَعَ كِتَابِ اللَّهِ»،

قَالَ: قُلْتُ: وَمَنِ ابْنُ سُمَيَّةَ؟ قَالَ: " أَوَ مَا تَعْرِفُهُ؟ "، قُلْتُ: بَيِّنْهُ لِى، قَالَ: «عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ»، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَمَّارٍ: «يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَقْتُلَكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَنِ الطَّرِيقِ.»

هَذَا حَدِيثٌ لَهُ طُرُقٌ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ، أَخْرَجَا بَعْضَهَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذَا اللَّفْظِ.

خالد العرنی نے کہا میں اور ابوسعید خدری ، حذیفه کے پاس آئے اور ہم نے کہا ابوعبد اللہ [حذیفہ] وہ حدیث جس کو تم نے فتنہ کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنی ہے ہمارے لئے بیان کیجئے حذیفہ نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا : قرآن کے پیچھے چلتے رہو وہ جہاں بھی جائے ۔ہم نے کہا جب لوگوں میں اختلاف ہوجائے تو پھر کس کے ساتھ ہونا چاہئے ؟ تو انہوں نے کہا : **اس جماعت کو دیکھو جس میں سمیہ کا بیٹا ہے اور اسی جماعت کے ساتھ چپکے رہو** ۔حذیفہ کہتے ہیں میں نےعرض پوچھا ؛ سمیہ کون ہے ؟ جواب دیا : کیا تم اسے نہیں جانتے ہو؟ میں نے کہا آپ اسے معین کر دیجئے۔ جواب دیا : "عمار بن یاسر " میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا ہے

کہ آپ نے عمار سے فرمایا : اے ابو یقظان! تم اس وقت تک نہیں مروگے جب تک تمہیں ایک باغی جماعت صراط [مستقیم سے ہٹی ہوئی] قتل نہ کردے اس

حاکم نیشاپوری نے کہتا ہے : اس روایت کی متعدد طرق صحیح السند ہیں بخاری اور مسلم نے اس روایت کا بعض حصہ نقل کیا ہے لیکن انہوں نے ان الفاظ میں نقل نہیں کیا ہے۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبدالله محمد بن عبدالله (متوفاى 405 هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج2، ص162، ح2652، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1411هـ - 1990م.

مسجد نبوی کی تعمیر کےدوران تمام صحابہ ایک ایک اینٹ اٹھا کر لارہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے ۔ جب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے یہ حالت دیکھی تو عمار کا چہرہ اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا:

وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ.

عمار تمیں ایک باغی جماعت قتل کرے گی تم انھیں جنت کی طرف بلا رہے ہونگے اور وہ تمہیں دوزخ کی طرف دعوت دے رہی ہونگی ۔

البخاري الجعفي، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله (متوفاي256هـ)، صحيح البخاري، ج 1، ص172، ح436، كتاب الصلاة،بَاب التَّعَاوُنِ في بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، و ج3، ص1035، ح 2657، الجهاد والسير، باب مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ، تحقيق: د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407هـ – 1987م.

اس روایت کے مطابق عمار اور انکے ہم عقیدہ جنتی ہیں اور عمار کے قاتلین اور انکے ہم عقیدہ افراد دوزخی ہیں یہی وہ چیز ہے کہ اہل سنت 14 صدیوں سے اسکا کوئی معقول جواب نہیں دے سکے ہیں۔

قابل توجہ یہ بات ہے کہ ذہبی نے ابو الغادیہ جو قاتل عمار تھا اس سے نقل کیا ہے کہ عمار کا قاتل جہنمی ہے:

عن أبی الغادية سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قاتل عمار فی النار وهذا شيء عجيب فإن عمارا قتله أبو الغادية.

ابوغادیہ سے نقل ہے کہ وہ کہتا ہے میں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا ہے کہ عمار کا قاتل جہنمی ہےاور یہ بات بہت تعجب خیز ہے کہ اس لئے کہ عمار کو ابو الغادیہ نے قتل کیا تھا۔

الذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان، (متوفاي748هـ)، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج 2، ص 236، تحقيق: الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل أحمد عبدالموجود، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، 1995م.

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کا عمار کے لئے یہ روایت ثابت شدہ تھی اور تمام لوگ اس سے با خبر بھی تھے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ معاویہ اور اسکی جماعت باغی اور ظالم ہیں اسی لئے جب معاویہ نے دیکھا کہ عمار قتل ہوگئے ہیں تو بہت سے لوگوں پر لرزا طاری ہو گیا اور لوگوں کی زبانوں پر یہ حدییث نبوی جاری ہونے لگی معاویہ نے عمرو عاص کو طلب کیا اور مشورہ کے بعد یہ اعلان کردیا گیا کہ علی علیہ السلام نے عمار کو قتل کیا ہے اور استدلال اس طرح کر نے لگے کہ عمار علی علیہ السلام کے لشکر میں تھے اور علی نے انہیں جنگ کے لئے بھیجا پس علی[ع] اسکے قاتل ہیں ۔

.احمد بن جنبل نےمسندمیں لکھا ہے :

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ دُحِضْتَ فِى بَوْلِكَ أَوَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِى وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سُيُوفِنَا.

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب عمار شہید ہوگئے تو عمرو بن حزم عمرو عاص کے پاس گئے اور کہا عمار قتل ہوگئے اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا تھا : عمار تمہیں باغی اور ظالم جماعت قتل کرے گی ۔ عمرو عاص غمناک ہوکر اٹھا اور «لا حول ولا قوۃ الا باللہ» معاویہ کہتا ہوا معاویہ کے پاس پہنچا تو معاویہ نے سوال کیا کہ کیا ہوا؟ کہا عمار قتل ہوگئے ہیں ، معاویہ نے کہا قتل ہوگئے تو ہوگئے اب کیا کریں؟ عمرو عاص نے کہا میں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا تھا کہ عمار کو کو ایک باغی اور ظالم لوگ قتل کرینگے معاویہ نے جواب دیا ہم تو عمار کو قتل نہیں کیا عمار کو علی [ع]اور اسکے ساتھیوں نے قتل کیا ہے اور اسے اپنے ساتھ لائے اور انھوں نے ہمیں تلوار اور نیزوں کے سامنے لے کر آئے ۔

الشيباني، أحمد بن حنبل أبو عبدالله (متوفاي241هـ)، مسند أحمد بن حنبل، ج4، ص199، ح 17813،

ناشر: مؤسسة قرطبة – مصر؛

البيهقي، أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر (متوفاي 458هـ)، سنن البيهقي الكبرى، ج8، ص189، ناشر: مكتبة دار الباز - مكة المكرمة، تحقيق: محمد عبد القادر عطا، 1414 - 1994؛

الذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان، (متوفاي748هـ)، سير أعلام النبلاء، ج 1، ص 420 و ص 426، تحقيق: شعيب الأرناؤوط، محمد نعيم العرقسوسي، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: التاسعة، 1413هـ.

هیثمی نے اسے نقل کے بعد کہا:

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَهُوَ ثِقَةٌ.

اس کو احمد ،ابو یعلی اور طبرانی نے نقل کیا ہے اور احمد کے نقل کے راوی صحیح ہیں ،سوای محمد بن عمرو کے وہ بھی ثقہ ہے ۔

الهيثمي، علي بن أبي بكر (متوفاي 807 هـ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج7، ص242، ناشر: دار الريان للتراث/ دار الكتاب العربي - القاهرة، بيروت – 1407هـ.

حاکم نیشابوری نے اس روایت کو نقل کرنے کےبعد کہا:

هذا حديث صحيح على شرط الشخين ولم يخرجاه بهذه السياقة.

یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے لیکن انھوں نےاس طرح نقل نہیں کیا ہے.

الحاكم النيسابوري، محمد بن عبدالله أبو عبدالله (متوفاي 405 هـ)، المستدرك على الصحيحين، ج2، ص155، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1411هـ - 1990م.

مناوی نے قرطبی سے نقل کیا ہے کہ:

وهذا الحديث أثبت الأحاديث وأصحّها، ولمّا لم يقدر معاوية على إنكاره قال: إنّما قتله من أخرجه، فأجابه على بأنّ رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم إذن قتل حمزة حين أخرجه.

قال ابن دحية: وهذا من على إلزام مفحم الذى لا جواب عنه، وحجّة لا اعتراض عليها.

یہ حدیث مضبوط ترین اور صحیح ترین احادیث میں سے ہے اور جب معاویہ اس حدیث کے انکار کرنےسے قاصر ہوا تو کہا عمار کو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو لوگ انکو اپنے ساتھ لائے تھے ۔ علی [علیہ السلام نے] نے معاویہ کے جواب میں کہا اس دلیل کی بناء پر حضرت حمزہ کے قاتل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ تھے اس لئے حضرت حمزہ کو اپنے ساتھ [احد میں] لائے تھے

ابن دحیہ کہتے ہیں:حضرت علی [علیہ السلام] کا یہ جواب منہ توڑ تھا جس کا کوئی جواب نہیں ہے اور یہ ایسی دلیل ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا ہے ۔

المناوي، عبد الرؤوف (متوفاي: 1031هـ)، فيض القدير شرح الجامع الصغير، ج 6، ص 366، ناشر: المكتبة التجارية الكبرى - مصر، الطبعة: الأولى، 1356هـ

مسند أحمد بن حنبل کے محقق نے بھی اس کو صحیح سند قرار دیا ہے :

علیق شعیب الأرنؤوط : إسناده صحیح ۔

مسند أحمد بن حنبل، أحمد بن حنبل أبو عبدالله الشيباني(4/ 199): ،الناشر : مؤسسة قرطبة – القاهرة

عدد الأجزاء : 6،الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب الأرنؤوط عليها

مسند ابی یعلی کے محقق نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے :

قال حسين سليم أسد : إسناده صحيح

مسند أبي يعلى: أحمد بن علي بن المثنى أبو يعلى الموصلي التميمي ج 13/ 94):: دار المأمون للتراث

– دمشق الطبعة الأولى ، 1404 – 1984 تحقيق : حسين سليم أسدعدد الأجزاء : 13 (13/ 94):

خزيمة ذوالشهادتين:

خزیمہ بن ثابت، حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کے با وفا ساتھیوں میں سے تھے اور آخری عمر تک آپ سے کئے ہوئے عہد کو نبھاتا رہا ۔ یہ صحابی جنگ بدر اور دوسری جنگ میں شریک رہے ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے انکی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ۔اسی لئے انھیں «ذوالشہادتین» کے لقب سے شہرت ملی وہ جنگ صفین میں حضرت علی [علیہ السلام]کے ہمرکاب حاضر ہوئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے

ابن عبد البر قرطبی نے ان کے شرح حال میں لکھا ہے:

خزيمة بن ثابت بن الفاكه بن ثعلبة الخطمى الأنصارى من بنى خطمة من الأوس يعرف بذى الشهادتين جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته بشهادة رجلين يكنى أبا عمارة شهد بدرا وما بعدها من

المشاهد وكانت راية خطمة بيده يوم الفتح وكان مع على رضى الله عنه بصفين فلما قتل عمار جرد سيفه فقاتل حتى قتل وكانت صفين سنة سبع وثلاثين

روى عن محمد بن عمارة بن خزيمة بن ثابت من وجوه قد ذكرتها فى كتاب الإستظهار فى طرق حديث عمار قال ما زال جدى خزيمة بن ثابت مع على بصفين كافا سلاحه وكذلك فعل يوم الجمل فلما قتل عمار بصفين قال خزيمة سمعت رسول الله (ص) يقول تقتل عمار الفئة الباغية ثم سل سيفه فقاتل حتى قتل.

خزیمہ بن ثابت، ذی الشہادتین کے نام سے معروف ، رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ، نے انکی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کا درجہ دیاانکی کنیت ابو عمارہ تھی وہ جنگ بدر اور دوسری جنگوں میں شریک ہوئے فتح مکہ کے وقت خطمہ کا علم انکے ہاتھ میں تھا ۔ وہ جنگ صفین میں علی علیہ السلام کے لشکر میں تھے جب عمار شہید ہوگئے تو اپنی تلوار کو غلاف سے نکال کر جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ شہادت نصیب ہوئی جنگ صفین 37 ہجری میں واقع ہوئی تھی

محمد بن عمارہ بن خزیمۃ بن ثابت چند جہت سے روایت ہوئی جس کو ہم نے "کتاب الإستظہار " عمار کے طریق میں بیان کیا ہے اس نے کہا میرے جد خزیمہ بن ثابت صفین اور جمل میں علی علیہ السلام کے ساتھ تھے لیکن انکی تلوار غلاف میں ہی رہی یہاں تک عمار صفین میں شہید ہوگئے تو انھوں کہا میں نے رسول سے سنا ہے کہ عمار تمہیں ایک نابکار اور باغی گروہ قتل کرے گا پھر اپنی تلوار نیام سے نکالی اور اس وقت تک جنگ کرتے رہے یہاں تک شہادت نصیب ہوئی ۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 2، ص448 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

حاكم نيشابورى نے كتاب المستدرك ميں لكھا ہے:

حَدَّثَنِى أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِى، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِى، قَالَ: " خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَيَّانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَطْمَةَ وَهُوَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ، جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، وَأَخْبَرَ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِى الْمَنَامِ كَأَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَاضْطَجَعَ لَهُ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ " قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ:« قُتِلَ مَعَ عَلِى رَضِى اللَّهُ عَنْهُ بِصِفِّينَ بَعْدَ قَتْلِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.»

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: " شَهِدَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ مَعَ عَلِى بْنِ أَبِى طَالِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ صِفِّينَ، وَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلاثِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ.

مصعب زبيرى سے نقل ہے كہ : خزيفہ بن ثابت ذو الشہادتين كہ جن كى گواہى كو حضرت رسول اكرم صلى اللہ عليہ و آلہ دو افرادكى گواہى كے مساوى قرار دياتھا انہوں نے حضرت كو يہ بتايا تھا كہ ميں نے خواب ميں ديكھا ہے آپ كى پيشانى پر ميں نے سجدہ كيا ہے پس حضرت ليٹ گئے يہاں تک كہ خزيفہ نے آپ كى پيشانى پر سجدہ كيا ۔

محمد بن اسحاق سے نقل ہوا ہےکہ وہ جنگ صفین میں حضرت علی [ع]کی فوج میں تھے اور عمار کی شہادت کے بعد شہید ہوئے۔

ابن اسحاق سے نقل ہوا ہے کہ خزیمہ ذوالشہادتین ،جنگ صفین میں علی بن أبی طالب [ع] کے ساتھ تھے وہ اسی جنگ میں 37 ہجری می قتل ہوئے۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبدالله محمد بن عبدالله (متوفاى 405 هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج 3، ص448 ، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1411هـ - 1990م.

بابن سعد (المتوفى: 230هـ) نے الطبقات الکبری میں لکھا ہے :

- خزيمة بن ثابت ---- وهو ذو الشهادتين. وقدم الكوفة مع علي بن أبي طالب فلم يزل معه حتى قتل بصفين سنة سبع وثلاثين.

۔حذیفہ بن ثابت وہی ذو شہادتین ہیں،آپ کوفہ گئے اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہی رہے اور ان سے جدا نہیں ہوئے یہاں تک کہ جنگ صفین میں شہید ہوگے۔ اور یہ ۳۷ ہجری کو پیش آیا ۔

أبو عبد الله محمد بن سعد ، المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ) الطبقات الکبری ۔ (6/ 121): تحقيق محمد عبد القادر عطاالناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: 1990 م عدد الأجزاء: 8

ابن عبد البر نے الاستيعاب في معرفة الأصحاب، میں لکھا ہے :

(خزيمة بن ثابت ۔۔ الأنصاري،۔۔۔۔۔۔يعرف بذي الشهادتين، ۔۔۔ شهد بدرا، وما بعدها من المشاهد، وكانت راية خطمة بيده يوم الفتح، وكان مع علي رضي الله عنه بصفين، فلما قتل عمار جرد سيفه فقاتل حتى قتل، ۔۔

حذیفہ بن ثابت انصاری جو ذو الشہادتین کے نام سے معروف تھے ۔آپ جنگ بدر میں اور اس کے بعد کی جنگوں میں شریک رہے اور فتح مکہ کے وقت حطمہ کا پرچم آپ کے ہاتھ میں تھا ،آپ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھے اور جب جناب عمار شہید ہوئے تو آپ نے تلوار نیام سے نکالی اور جنگ شروع کی اور جنگ کرتے کرتے شہید ہوئے ۔

أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) (2/ 448:(المحقق: علي محمد البجاوي الناشر: دار الجيل، بيروت

الطبعة: الأولى، 1412 هـ - 1992 م

هاشم بن عتبة

ھاشم بن عتبہ بن أبی وقاص، ھاشم مرقال کے نام سے معروف ، سعد بن ابی وقاص کا بھتیجا ہے ۔

آپجنگ صفین میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے ۔

ابن حبان انکےبارے میں لکھتے ہیں:

هاشم بن عتبة بن أبى وقاص بن أخى سعد له صحبة قتل يوم صفين.

ھاشم بن عتبہ بن أبی وقاص، سعد کا بھتیجا، صحابی تھے اور جنگ صفین میں شہید ہوئے.

التميمي البستي، ابوحاتم محمد بن حبان بن أحمد (متوفاى354 هـ)، الثقات، ج 3، ص437، رقم: 1428، تحقيق السيد شرف الدين أحمد، ناشر: دار الفكر، الطبعة: الأولى، 1395هـ – 1975م.

محمد بن جریر طبری انکا نام شہداء صفین میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهاشم بن عتبة بن أبى وقاص بن أهيب بن عبدمناف بن زهرة أسلم هاشم بن عتبة يوم فتح مكة وهو المرقال وكان أعور فقئت عينه يوم اليرموك وهو ابن أخى سعد بن أبى وقاص شهد صفين مع على بن أبى طالب عليه السلام وكان يومئذ على الرجالة وهو الذى يقول:

أعور يبغي أهله محلا

قد عالج الحياة حتى ملا

لابد أن يفل أو يفلا

وقتل يوم صفين.

ہاشم بن عتبہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا ، یہ وہی مرقال ہے انکی ایک آنکھ ناکارہ تھی۔ یرموک میں انکی آنکھ ضائع ہوئی یہ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے ۔ جنگ صفین میں حضرت علی [ع]کے ساتھ تھے وہ پیادہ فوج کے سردار تھے یہ وہی ہیں جنھوں نے کہا تھا اعور وہ ہے جو اپنے لوگوں کے لئے ،مقام و منزلیت کا طالب ہو اور اتنی زندگی کر چکا ہو کہ تھکن اس پر عارض ہوگئی ہو پس چارہ نہیں سوائے اس کے کہ تلوار سے دشمن کو مارے یا خود مر جائے وہ جنگ صفین میں شہید ہوئے ۔

الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب (متوفای310)، المنتخب من ذيل المذيل ، ج 1، ص16 ـ 17، طبق برنامه الجامع الكبير.

و ابن حجر عسقلانی نے اس علمدار لشکر علی [ع] کی تعریف میں لکھا ہے:

هاشم بن عتبة بن أبی وقاص بن أهيب بن زهرة بن عبد مناف الزهری الشجاع المشهور المعروف بالمرقال بن أخی سعد بن أبی وقاص قال الدولابی لقب بالمرقال لأنه كان يرقل فی الحرب أی يسرع من الإرقال وهو ضرب من العدو وقال بن الكلبی وابن حبان له صحبة...

وأخرج يعقوب بن سفيان من طريق الزهری قال قتل عمار بن ياسر وهاشم بن عتبة يوم صفين وأخرج بن السكن من طريق الأعمش عن أبی عبد الرحمن السلمی قال شهدنا صفين مع علی وقد وكلنا بفرسه رجلين فإذا كان من القوم غفلة حمل عليهم فلا يرجع حتى يخضب سيفه دما قال ورأيت هاشم بن عتبة وعمار بن ياسر يقول له يا هاشم:

أعور يبغی أهلی محلا

قد عالج الحياة حتى ملا

لا بد أن يفل أو يفلا

قال ثم أخذوا فی واد من أودية صفين فما رجعا حتى قتلا

وأخرج عبد الرزاق عن أبی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أن هاشما أنشده فذكر نحوه.

وقال المرزبانی لما جاء قتل عثمان إلی أهل الكوفة قال هاشم لأبی موسی الأشعری تعال یا أبا موسی بایع لخیر هذه الأمة علی فقال لا تعجل فوضع هاشم یده علی الأخری فقال هذه لعلی وهذه لی وقد بایعت علیا وأنشد

أبایع غیر مكترث علیا

ولا أخشی أمیرا أشعریا

أبایعه وأعلم أن سأرضی

بذاك الله حقا والنبیا

هاشم بن عتبہ بن أبی وقاص، شجاع مرقال کے نام سے معروف سعد کے بھتیجے دولابی نےکہا ہے مرقال اس لئے لقب دیا گیا کہ وہ جنگ میں تیزی سے داخل ہوجاتے تھے ارقال یعنی دوڑنا ابن کلبی اور ابن حبان نے کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں یعقوب بن سفیان نے طریق زهری سے نقل کیا ہے

عمار بن یاسر اور ھاشم بن عبته ، جنگ صفین میں شہید ہوئے ۔۔ ابو عبد اللہ سلمی سے نقل ہوا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی[ع] کے لشکر میں تھے دو افراد ایک گھوڑے پر سوار ہوکر جب دشمن غافل ہوتا تھا حملہ کرتے تھے اور کوئی اس وقت تک نہیں لوٹتا تھا جب تک اپنی تلوار کو خون میں ترنہ کر لے ۔میں نے عمار بن یاسر اور ھاشم بن عبتہ کو دیکھا عمار نے ہاشم سے کہا :اعور وہ ہے جو اپنے لوگوں کے لئے ،مقام و منزلیت کا طالب ہو اور اتنی زندگی کر چکا ہو کہ تھکن اس پر عارض ہوگئی ہو پس چارہ نہیں سوائے اس کے تلوار سے دشمن کو مارے یا خود مر جائے پس دونوں نے صفین کے بیابان کا رخ کیا اور شہادت نصیب ہوئی۔

عبد الرزاق نے أبوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے نقل کیا ہے کہ یہ شعر هاشم نے پڑھا.

مرزبانی کہتا ہے : جب عثمان کے قتل کی خبر کوفہ پہنچی تو هاشم نے ابوموسی اشعری سے کہا اے ابوموسی آو اور اس امت کے بہترین شخص کی بیعت کرو یعنی علی علیہ السلام کی ۔ ابو موسی نے کہا جلدی مت کرو ۔ پس ہاشم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر کہا یہ ہاتھ علی [ع]کے لئے اور دوسرا ہاتھ میرا ، میں نے علی[ع] کی بیعت کر لی ہےاور پھر یہ شعر پڑھا : میں نے بغیر تعطل کے علی [ع]کی بیعت کر لی ہے اور امیر اشعری سے خوف نہیں کھاتا ہوں میں انکی بیعت کرتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ اور اسکا رسول میرے اس فعل سے راضی ہے ۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج6 ص515 ـ 516، رقم: 8918 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

و ابن عبد البر قرطبی انکا تعارف اس طرح کرواتے ہیں:

هاشم بن عتبة بن أبى وقاص القرشى الزهرى ابن أخى سعد بن أبى وقاص يكنى أبا عمرو وقد تقدم ذكر نسبه إلى زهرة فى باب عمه سعد قال خليفة بن خياط فى تسمية من نزل الكوفة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هاشم بن عتبة بن أبى وقاص الزهرى وقال الهيثم ابن عدى مثله قال أبو عمر أسلم هاشم بن عتبة يوم الفتح يعرف بالمرقال وكان من الفضلاء الخيار وكان من الأبطال البهم ففقئت عينه يوم اليرموك...

ثم شهد هاشم مع على الجمل وشهد صفين وأبلى فيها بلاء حسنا مذكورا وبيده كانت راية على على الرجالة يوم صفين ويومئذ قتل وهو القائل يومئذ

أعور يبغى أهله محلا

قد عالج الحياة حتى ملا

لا بد أن يفل أو يفلا

وقطعت رجله يومئذ فجعل يقاتل من دنا منه وهو بارك ويقول:

الفحل يحمى شوله معقولا

وقاتل حتى قتل وفيه يقول أبو الطفيل عامر بن وائلة:

يا هاشم الخير جزيت الجنة

قاتلت فى الله عدو السنة

أفلح بما فزت به من منة۔

ھاشم بن عتبہ بن أبی وقاص قرشی، سعد بن أبی وقاص کے بھتیجے انکے نسب کے بارے میں جو زہری سے نقل ہوا ہے ان کے چچا کے شرح حال میں بیان کردیا ہے ۔ خلیفہ بن خیاط نے انھیں ان صحابہ میں شمار کیا ہے جو کوفہ میں ساکن ہوگئے تھے ۔ ھیثم بن عدی نے بھی ییی کہا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ میں مسلمان ہوئے اور مرقال کے نام سے مشہور ہوئے وہ عالم ء مایہ ناز شخصیت بہادر ، اور پیادہ لشکر کے علمبردار تھے ۔جنگ یرموک میں ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی ۔ اسکے بعد جنگ

جمل اور صفین میں علی [ع]کے ساتھ شریک ہو ئے اور اس میں بلاء حسنہ میں مبتلاء ہوئے ۔ اس جنگ میں پیادہ لشکر کا علم انکے ہاتھ میں تھا اور اسی جنگ میں شہید ہوئےیہ وہ ہی ہیں جنھوں نے یہ شعر پڑھا:

اعور وہ ہے جو اپنے لوگوں کے لئے ،مقام و منزلیت کا طالب ہو اور اتنی زندگی کر چکا ہو کہ تھکن اس پر عارض ہوگئی ہو پس چارہ نہیں سوائے اس کے تلوار سے دشمن کو مارے یا خود مر جائے ۔ اس جنگ میں انکا پیر کٹ گیا لیکن جو بھی انکے قریب آتا اس سے جنگ کرتے اور زمین پر گرادیتے ۔اسے اپنے سینے کے نیچے دبا کر کہتے:

مرد اپنے لوگوں کا دفاع کرتا ہے اگرچہ گرفتار ہی کیوں نہ ہو اور اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔

انکےبارے میں ابو طفیل عامر بن وائلہ نے اشعار کہے: اے ہاشم نیک سیرت تمہاری جزا جنت ہو تم اللہ اور سنت کےدشمنوں سے لڑے اور کس قدر رستگاری ہے جس عنایت کے تم مالک ہوئے ۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج4 ص1546 ـ 1547، رقم: 2700 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

ھیثمی نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے:

وعن أبى عبدالرحمن السلمى قال شهدنا مع على صفين وقد وكلنا بفرسه رجلين فكانت إذا كانت من الرجل غفلة غمز على فرسه فإذا هو فى عسكر القوم فيرجع إلينا وقد خضب سيفه دما ويقول يا اصحابى اعذرونى اعذرونى فكنا إذا توادعنا دخل هؤلاء فى عسكر هؤلاء فكان عمار بن ياسر يقول علما لأصحاب

محمد (ص) لا يسلك عمار واديا من أودية صفين إلا تبعه أصحاب محمد (ص) فانتهينا إلى هاشم بن عتبة بن أبى وقاص وقد ركز الراية فقال مالك يا هاشم أعور وجبنا لا خير فى أعور لا يغشى الناس فنزع هاشم الراية وهو يقول:

أعور يبغى أهله محلا

قد عالج الحياة حتى ملا

لا بد أن يفل أو يفلا

ابو عبد الرحمن سلمی نےروایت کی ہے ہم صفین میں علی[ع] کے ساتھ تھے۔۔۔۔ عمار اس روز پیشوا اور اصحاب رسول کے لئے علم تھے صفین میں جس مقام پر بھی قدم رکھتے تھے اصحاب انکے پیچھے آجاتے تھے اور اسی دوران «هاشم بن عتبة بن ابی وقّاص» جو لشکر کے علمدار تھے کے پاس پہنچے عمار نے کہا اے اعور تم اور ڈر ؟ اس اعور کا کیا فائدہ جو لوگوں کو جوش میں نہ لائے ۔ ہاشم ناراض ہوئے اور پرچم اٹھا کر کہا : اعور وہ ہے جو اپنے لوگوں کے لئے ،مقام و منزلیت کا طالب ہو اور اتنی زندگی کر چکا ہو کہ تھکن اس پر عارض ہوگئی ہو پس چارہ نہیں سوائے اس کے تلوار سے دشمن کو مارے یا خود مر جائے

هیثمی اس روایت کی سند کے بارے میں کہا:

رواه الطبرانى وأحمد باختصار وأبو يعلى بنحو الطبرانى والبزار بقوله تقتل عمارا الفئة الباغية عن عبدالله بن عمرو وحده ورجال أحمد وأبى يعلى ثقات.

یہ روایت طبرانی، احمد و ابویعلی سے بطور خلاصہ نقل ہوئی ہے۔بزار نے جملہ «تقتل عمار الفئة الباغية» کے ساتھ طریق عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا . أحمد وابویعلی کے راوی موثق اور قابل اعتماد ہیں۔

الهيثمي، ابوالحسن نور الدين علي بن أبي بكر (متوفاى 807 هـ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج 7 ص240 ـ 241، ناشر: دار الريان للتراث/ دار الكتاب العربي - القاهرة، بيروت – 1407هـ.

ابوفضالة الأنصاري:

ابو فضالہ انصاری، جنگ بدر میں شریک ہوئے اور صفین میں شرکت کی.

ابن حجر انکے بارے میں لکھتے ہیں:

أبو فضالة الأنصارى ذكره أحمد والحارث بن أبى أسامة فى مسنديهما وابن أبى خيثمة والبغوى فى الصحابة وأسد بن موسى فى فضائل الصحابة وذكره البخارى فى الكنى مختصرا قال حدثنا موسى حدثنا محمد بن راشد حدثنا بن عقيل عن فضالة بن أبى فضالة الأنصارى وقتل أبو فضالة بصفين مع على وكان من أهل بدر .

وأخرجه بن أبى خيثمة عن عارم عن بن راشد فقال عنه عن فضالة أن عليا قال أخبرنى النبى صلى الله عليه وسلم أنى لا أموت حتى أؤمر ثم تخضب هذه من هذه قال فضالة فصحبه أبى إلى صفين وقتل معه وكان أبو فضالة من أهل بدر.

ابو فضالہ انصاري؛ کو احمد بن حنبل و حارث بن أبی أسامہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے . ابن أبی خیثمہ اور بغوی نے انھیں صحابی قرار دیا ہے. اسد بن موسی نے فضائل الصحابہ میں انکا تذکرہ کیا ہے . بخاری نے کتاب الکنی میں مختصر تعارف لکھتے ہوا کہا ہے : موسی نے محمد بن راشد سے انھوں نے

ابن عقیل سے انھوں نے ابی فضالہ سےروایت کیا کرتے تھے ۔ ابو فضالہ جنگ صفین میں علی [ع]کے لشکر میں تھے اور شہید ہوئے یہ بدری صحابی تھے ۔

فضالہ سے نقل ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا :رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مجھ سے فرمایا ہے ، میں دنیا سے اس وقت نہیں جاونگا جب تک میں حاکم نہ بن جاوں اور میری داڑھی خون سے رنگین نہ ہوجا ۔پس میرے والد نے صفین میں علی[ع] کا ساتھ دیا اور اسی جنگ میں شہید ہوئے وہ اہل بدر تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج7 ص322، رقم: 10388 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

ابن عبد البر نے الإستیعاب میں لکھا ہے:

أبو فضالة الأنصارى شهد بدرا مع النبى صلى الله عليه وسلم وقتل مع على بصفين. ...

ابوفضالہ انصاری جنگ بدر میں همراه رسول خدا (ص) تھے اور جنگ صفین میں رکاب علی (ع) میں شہید ہوئے.

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج4 ص1729، رقم: 3125 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

سهيل بن عمرو الأنصاري

یہ بھی صحابی رسول اور جنگ بدر میں شریک ہوئے اور صفین میں امام علی کے ساتھ دیتے ہوئے شہید ہوئے

ابن عبد البر انکے بارے میں لکھا ہے:

سهيل بن عمرو بن أبى عمرو الأنصارى ذكره ابن الكلبى فيمن شهد صفين من البدريين فقال سهيل بن عمرو الأنصارى شهد بدرا وقتل مع على بن أبى طالب رضى الله عنه بصفين.

سہیل بن عمرو بن أبی عمرو انصاری، کو ابن کلبی ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شرکت کے بعد صفین میں حاضر ہوئے تھے انھوں نے کہا وہ جنگ بدر میں شریک تھے اور علی بن ابیطالب[ع] کے لشکر میں موجود تھے اور شہید ہوئے۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 2، ص669، رقم:1105 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ

عبد اللہ بن بدیل اور انکے بھائی:

ابن حجر عسقلانی نے کتاب الإصابه میں لکھا ہے:

عبد الله بن بديل بن ورقاء الخزاعى تقدم ذكر أبيه ونسبه قال الطبرى وغيره أسلم يوم الفتح مع أبيه وشهد حنينا والطائف وتبوك وقال بن الكلبى كان هو وأخوه عبد الرحمن رسولى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن ثم شهدا صفين مع على وقتلا بها وكان عبد الله على الرحال۔

وفى كتاب صفين لنصر بن مزاحم بسنده إلى زيد بن وهب إن عبد الله بن بديل قام بصفين فقال إن معاوية نازع الأمر أهله وصال عليكم بالأحزاب والأعراب وأنتم والله على الحق فقاتلوا ومن طريق الشعبى قال كان على عبد الله بن بديل بصفين درعان ومعه سيفان فكان يضرب أهل الشام وهو يقول:

لم يبق إلا الصبر والتوكل

ثم التمشى فى الرعيل الأول

مشى الجمال فى حياض المنهل

والله يقضى ما يشاء ويفعل ۔

عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی، انکا نسب اور والد کا نام پہلے گزر گیا ہے طبری اور دیگر افراد نے کہا ہے : وہ فتح مکہ میں اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے جنگ حنین ، طائف ، اور تبوک میں شریک ہوئے ابن کلبی نے انہیں اور انکے بھائی عبد الرحمن کو رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یمن کی طرف بھیجا ہوا ایلچی قرار دیا ہے پھر یہ دونوں صفین میں علی [ع]کے ساتھ شریک ہوئے اور اسی جنگ میں دونوں شہید ہوئے اور عبد اللہ پیادہ فوج میں شامل تھے نصر بن مزاحم نے کتاب الصفین میں زید بن وھب کی سند سے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن بدیل نے جنگ صفین میں بڑ کر یہ کہا: معاویہ نے اہل امر

اور حق سے جگڑا شروع کیا ہے اور تمہارے مقابل احزاب اور اعراب لے کر آئے ہیں۔ اللہ کی قسم تم لوگ حق پر ہو پس جہاد کرو ۔

شعبی کے طریق سے نقل ہوا ہے کہ جنگ صفین میں عبد اللہ کے پاس دو زرہ اور دو تلواریں تھیں۔ اہل شام سے جنگ کرتے ہوئے کہتے تھے : اب صبر اورتوکل کے علاوہ کچھ نہیں بچا ہے اور صف اول میں اس تیزی سے چلے گئے جس طرح اونٹ اپنے پانی کیطرف بھاگتا ہے۔ اللہ جو چاہتا انجام دیتا ہے ۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج 4 ص21، رقم: 4562 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

عبد الله بن كعب مرادي:

ابن عبد البر، ابن أثير اور ابن حجر نے انھیں اصحاب کے زمرہ میں داخل کیا ہے اور جنگ صفین مین شہید ہونےکی صراحت کی ہے۔

عبد الله بن كعب المرادى قتل يوم صفين وكان من أعيان أصحاب على.

عبد اللہ بن کعب مرادی، جنگ صفین میں شہید ہوئے وہ حضرت علی [ع] کے خاص اصحاب میں سے تھے.

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 3، ص981، رقم: 1644 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

ابن أثير الجزري، عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد (متوفاى630هـ)، أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج 3، ص382 ، تحقيق عادل أحمد الرفاعي، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت / لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1996 م.

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج 4، ص4919، رقم: 4921 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

ابو عمره انصاري:

ابو عمره انصاری، صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جو جنگ صفین میں شہید ہوئے لیکن انکا نام بشیر بن عمرو است ہے یا ثعلبة بن عمرو ہے اختلاف ہے البتہ انکے انکا علی[ع] کے لشکر میں ہوکر شہید ہونا یقینی ہے

اسی طرح علماءاھل سنت نے لکھا ہےانھوں نےجنگ جمل میں ایک لاکھ ہزار کی مالی امداد دی تھی تاکہ دشمنان خدا کے مقابلہ میں کامیابی ملے۔

ابن عبد البر قرطبی نے الإستیعاب میں لکھا ہے:

بشير بن عمرو بن محصن أبو عمرة الأنصارى روى عن النبى وقتل يوم صفين وقد اختلف فى أسم أبى عمرة الأنصارى هذا والد عبدالرحمن بن أبى عمرة.

بشیر بن عمرو بن محصن، ابو عمرۃ انصاری، انھوں نے رسولرسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے بھی روایات نقل کی ہے اور یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے. انکے نام کےبارے میں اختلاف ہےوہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ کے والد ہیں۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 1، ص175 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

طبرانی نے المعجم الکبیر میں لکھا ہے:

أبو عَمْرَةَ الأَنْصَارِی وَيُقَالُ بَشِيرُ بن عمرو بن محصن رضی الله عنه ويقال ثعلبة بن عمرو بن محصن ويقال عَمْرِو بن مِحْصَنٍ من بنی مَازِنِ بن النَّجَّارِ وَيُقَالُ إِنَّ أَبَا عَمْرَةَ أَعْطَى عَلِيًّا رضی اللَّهُ عنه يوم صِفِّينَ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ أَعَانَهُ بها يوم الْجَمَلِ وَقُتِلَ يوم صِفِّينَ.

ابو عمرہ انصاری، ان کو بشیر بن عمرو بن محصن یا ثعلبۃ بن عمرو بن محصن، کہا جاتا تھا۔ انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کو صفین میں ایک لاکھ درھم جنگ کے لئے دیئے ، جس کی وجہ سے جنگ جمل میں یوم جمل میں مدد کی اور وہ صفین میں شہید ہوئے۔

الطبراني، ابوالقاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفاى360هـ)، المعجم الكبير، ج 1، ص211 ، تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي، ناشر: مكتبة الزهراء - الموصل، الطبعة: الثانية، 1404هـ – 1983م.

ابن حبان شافعی نے کتاب مشاهير الأمصار اور کتاب الثقات میں اسی مطلب کو ذکر کیا ہے:

ثعلبة بن عمرو بن محصن كنيته أبو عمرة والد عبد الرحمن بن أبی عمرة شهد مع النبی صلی الله علیه وسلم خيبر وقد قيل ان اسم أبی عمرة بشير بن عمرو بن محصن أعطی عليا يوم الجمل مائة ألف درهم أعانه بها وقتل يوم صفين.

ثعلبة بن عمر، جنگ خیبر رسول خدا (ص) ساتھ تھے. اور جنگ جمل میں ایک لاکھ درھم حضرت علی [ع] کو دیئے اور صفین میں شہید ہوئے۔

التميمي البستي، ابوحاتم محمد بن حبان بن أحمد (متوفای354 هـ)، مشاهير علماء الأمصار ، ج1 ص23، تحقيق : م. فلايشهمر ، ناشر : دار الكتب العلمية ـ بيروت ، 1959م.

التميمي البستي، ابوحاتم محمد بن حبان بن أحمد (متوفای354 هـ)، الثقات، ج 3، ص48 ، تحقيق السيد شرف الدين أحمد، ناشر: دار الفكر، الطبعة: الأولى، 1395هـ – 1975م.

أبو حازم البجلي:

یہ بھی شہداء صفین میں سے تھے ابو جزم بجلی کوفی تھے ابن حجر نے انکے بارے میں کہا:

أبو حازم البجلی والد قيس وقيل اسمه عوف وقيل عبد عوف أخرج حديثه البخاری فی الأدب المفرد وأبو داود وصححه وابن خزيمة وابن حبان والحاكم كلهم من طريق إسماعيل بن أبی خالد عن قيس بن أبی حازم عن أبيه أنه جاء والنبی صلی الله عليه وسلم يخطب فقام فی الشمس فأمر به فتحول إلی الظل قال محمد بن سعد قتل أبو حازم بصفين.

ابو حازم بجلی، قیس کے والد اور کہا گیا ہے انکا نام عوف ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے انکا نام عبد عوف ہے بخاری نے انکی روایت کو الادب المفرد میں ذکر کی ہیں اورابوداود نے انکی روایت نقل کی اور انکی روایت

کو صحیح جانا ہے اسی طرح ابن خزیمہ ، ابن حبان ۔ اور حاکم نے ۔۔ نقل کیا ہےکہ وہ رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس آتے ہیں جبکہ رسولرسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ دھوپ میں گھڑے ہوگئے تو آپ نے انھیں حکم دیا اور وہ سایہ میں آگئے محمد بن سعد نے کہا ہےکہ وہ وہ جنگ صفین میں شہید ہوئے ۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج7 ص82، رقم : 9726 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

و مزی نے در تهذيب الكمال میں لکھا ہے:

أبو حازم البجلى الاحمسى ، والد قيس بن أَبى حازم ، له صحبة.

وقد ذكرنا ما قيل فى اسمه ونسبه وبعض ما فى ذلك من الخلاف فى ترجمة ابنه قيس بن أَبى حازم . رَوَى عَن : النبى صلى الله عليه وسلم (بخ د). رَوَى عَنه : ابنه قيس بن أَبى حازم (بخ د).قال محمد بن سعد : قتل يوم صفين.

ابوحازم بجلی صحابی تھے . محمد بن سعد نے کہا ہےکہ وہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

المزي، ابوالحجاج يوسف بن الزكي عبدالرحمن (متوفاى742هـ)، تهذيب الكمال، ج 33، ص437، رقم: 7298 ، تحقيق: د. بشار عواد معروف، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولى، 1400هـ – 1980م.

جندب بن زهير العامري:

جندب بن زهیر، صحابی رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور امام علی علیہ السلام کے بہادر ساتھیوں میں سے تھے جنگ صفین میں شریک ہوئے اور اسی جنگ مین شہادت پر فائز ہوئے۔

ابو نعیم اصفہانی نے معرفۃ الصحابہ میں لکھا ہے:

جندب بن زهير العامرى كان على رجالة على بن أبى طالب [رضى الله عنه] وقتل يوم صفين ذكره البغوى عن عمه عن أبى عبيد . وقال : هو أزدى.

جندب بن زہیر العامری، جنگ صفین میں علی بن أبی طالب [ع]کے پیادہ لشکر میں تھے بغوی نے اس بات کو اپنے چچا ابو عبید سے نقل کیا ہے ۔

الأصبهاني، ابو نعيم أحمد بن عبد الله (متوفاى430هـ)، معرفة الصحابة ، ج 2، ص580 ، طبق برنامه الجامع الكبير.

ابن أثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے:

جُنْدب بن زُهَيْر بن الحارث بن كثير بن جُشم بن سُبَيع بن مالك بن ذُهَل بن مازن ابن ذبيان بن ثعلبة بن الدؤل بن سعد مناة بن غامد الأزدى الغامدى . كان على رجَّالة صفين مع على ، وقتل فى تلك الحرب بصفين.

جندب بن زہیر العامری، جنگ صفین میں علی بن أبی طالب [ع]کے پیادہ لشکر میں اور اسی جنگ میں شہادت پائی۔

ابن أثير الجزري، عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد (متوفای630هـ)، أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج 1، ص443، رقم: 799 ، تحقيق عادل أحمد الرفاعي، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت / لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1996 م.

ابن حجر عسقلانی نے انکی جنگ صفین میں بہادری کے بارے میں لکھا ہے:

وذكر بن دريد فى أماليه بسنده إلى أبى عبيدة عن يونس قال كان عبد الله بن الزبير اصطفنا يوم الجمل فخرج علينا صائح كالمنتصح من أصحاب على فقال يا معشر فتيان قريش أحذركم رجلين جندب بن زهير الغامدى والأشتر فلا تقوموا لسيوفهما أما جندب فرجل ربعة يجر درعه حتى يعفى أثره.

ابن درید نےامالی میں اپنی سند تا یونس سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں جنگ جمل میں عبد اللہ بن زبیر نے ہماری صفوں کو منظم کیا اور ابن زبیر نے علی [ع] کے ساتھیوں کی طرح چیخ کر کہا اے قریش کےجوانوں دو افراد سے جنگ میں ڈرنا [اور انکے مقابلہ سے کترانا] ایک جندب بن زھیر اور دوسرے مالک اشتر انکے تلواروں کے سامنے مت جانا ۔جندب کی یہ نشانی ہے کہ انکا قد متوسط ہے اور زرہ زمین سے لگ رہی ہے -

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفای852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج 1، ص507 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

محمد بن سلیمان بن رفاعة

محمد بن سلیمان، صحابی اور جنگ احد میں بھی شریک ہوئے یہ بھی صفین میں شہادت کی سعادت سے سر فراز ہوئے ابن حجر نے انکے بارے میں کہا:

محمد بن سليمان بن رفاعة بن خليفة بن أبى كعب قال بن القداح شهد أحدا وحضر فتح العراق وقتل يوم صفين.

محمد بن سلیمان بن رفاعہ. ابن قداح نے کہا : یہ جنگ احد میں شریک ہوئے اور فتح عراق میں شامل تھے اور صفین میں شہید ہوئے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج 6، ص15، رقم: 7781 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

سعد بن الحارث:

سعد بن الحارث صحابی رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور جنگ صفین میں شریک ہوئے ابن حجر نے لکھا ہے:

سعد بن الحارث بن الصمة الأنصارى أخو جهيم قال بن شاهين له صحبة وشهد صفين مع على وقال الطبرى صحب النبى صلى الله عليه وسلم وشهد مع على صفين وقتل يومئذ.

سعد بن الحارث انصاری، ابن شاهین نے کہا ہے کہ وہ صحابی اور علی[ع] ساتھ جنگ صفین مین موجود تھے طبری نےکہا وہ رسولرسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے صحابی اور علی[ع] کے ساتھ جنگ صفین مین تھے اور اسی میں شہید ہوئے ۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج3 ص50، رقم: 3138 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

ابن عبد البر قرطبی نے بھِی الإستیعاب میں لکھا ہے:

سعد بن الحارث بن الصمة قد ذكرنا نسبه فى باب أبيه صحب النبى صلى الله عليه وسلم وشهد مع على صفين وقتل يومئذ وهو أخو جهيم بن الحارث بن الصمة.

سعد بن الحارث، ۔ ہپ صحابی اور جنگ صفین میں علی [ع]کےساتھ شریک ہوئے اور اسی میں شہادت پائی۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج2 ص583، رقم: 921 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

عبد الله بن أرقم:

ابن کثیر دمشقی سلفی البداية والنهاية میں لکھتے ہیں عبد اللہ بن أرقم جو کاتب وحی تھے وہ جنگ صفین میں علی[ع] کی جانب سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے:

عبد الله بن الأرقم بن أبی الأرقم

اسلم عام الفتح وكتب بين يدی رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تقدم مع كتاب الوحی عبد الله بن بديل بن ورقاء الخزاعی قتل يوم صفين وكان أمير الميمنة لعلی.

عبد اللہ بن أرقم، فتح مکہ میں مسلمان ہوئے جو کہ رسول کے لئے لکھتے تھے ... وہ جنگ صفین میں شہید ہوئے وہ لشکر حضرت علی [ع] کے میمنہ کے امیر تھے

ابن كثير الدمشقي، ابوالفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفای774هـ)، البداية والنهاية، ج 7، ص311 ، ناشر: مكتبة المعارف – بيروت.

يعلي بن امية:

یعلی بن امیہ، صحابی رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھے پہلے وہ عائشہ طلحہ اور زبیر کے طرفدار تھے جنگ جمل میں انکے ساتھ تھے یہ وہی ہیں جنھوں نے عائشہ کے لئے عسکر نامی اونٹ خریدا اور زبیر کو کافی زیادہ مالی امداد دی لیکن اس کے بعد علی [ع]کی حقانیت پر ایمان لے کر آگئے اور جنگ صفین میں شہید ہوئے ۔

ابن حجر عسقلانی انکے بارے میں لکھتے ہیں:

يعلى بن أمية بن أبى عبيدة بن همام بن الحارث التميمى الحنظلى... قال المدائنى عن سلمة بن محارب عن عوف الأعرابى قال استعمل أبو بكر يعلى على حلوان فى الردة ثم عمل لعمر على بعض اليمن فحمى لنفسه حمى فعزله ثم عمل لعثمان على صنعاء اليمن وحج سنة قتل عثمان فخرج مع عائشة فى وقعة الجمل ثم شهد صفين مع على.

يعلى بن أميہ. مدائنى نے سلمہ بن محارب سے انهوں نے عوف الأعرابى سے نقل كيا ہے كہ ابوبكر نے يعلى كو حلوان كا جنگ ردہ ميں امير بنايا اور عمر كے زمانہ ميں يمن كے بعض علاقوں كے حاكم تهے پهر انهوں نے اپنے نفع كے لئے كام كيا تو اسے معزول كرديا گيا پهر عثمان كے زمانہ ميں صنعاء يمن كے حاكم ہوئے اور اور جس سال عثمان قتل ہوئے تهے. وہ حج كے لئے گئے تهے جنگ جمل ميں عائشہ كے ساتھ تهے ليكن صفين ميں حضرت على [ع] كے ساتھ تهے اور شہيد ہوئے.

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفاى852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج6، ص685، رقم: 9365 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م.

ابن عبد البرنے لكها:

وذكر عن مسلمة عن عوف قال أعان يعلى بن أمية الزبير بأربعمائة ألف وحمل سبعين رجلا من قريش وحمل عائشة على جمل يقال له عسكر كان اشتراه بمائتى دينار

قال أبو عمر كان يعلى بن أمية سخيا معروفا بالسخاء وقتل يعلى بن أمية سنة ثمان وثلاثين بصفين مع على بعد أن شهد الجمل مع عائشة وهو صاحب الجمل أعطاه عائشة وكان الجمل يسمى عسكرا.

مسلمہ نےعوف سے نقل کیا ہے یعلی بن امیہ نے چار لاکھ [درھم یا دینار] سے زبیر کی مدد کی اور ستر قریش کے جوانوں کو اپنے ساتھ لائے اور عائشہ کے لئے اونٹنی جس کا نام عسکر تھا دوسو دینار میں خریدا

ابوعمر نے کہا ہے کہ: یعلی بن امیہ، سخاوت میں مشہور تھے ۳۸ ہجری میں جنگ صفین میں لشکر حضرت [ع] کےساتھ تھا اور شہید ہوئے اس سے قبل جنگ جمل میں عائشہ کے ساتھ تھے اور انکے لئے عسکر نامی اونٹنی دی۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفاى 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج4 ، ص1587 ، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412هـ.

یہ کچھ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں جو جنگ صفین میں قاسطین ہاتھوں شہید ہوئے.

اللہ انکی روح کو مزید شاد کرے۔